

# مُنَاجَاتِ ہَاتِفُ

ایک نہایت مقبول مناجات جو ہر مصیبت  
اور پریشانی کے وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

ناشر

مکتبہ اسلام ۱۴۲/۵۳ محمد علی لدین گون روڈ لکھنؤ

جملہ حقوق محفوظ

۱۳۲۵ھ \_\_\_\_\_ ۲۰۰۵ء

نام کتاب :..... مناجاتِ ہاتف

مرتبہ :..... امۃ اللہ تسنیم صاحبہ

صفحات :..... ۶۴

کمپوزنگ :..... حامد (خوشنویس) لکھنؤ

طباعت :..... کاکوری آفسٹ، لکھنؤ

قیمت :..... دس روپے

ناشر

مکتبہ اسلام ۲۰۵۳، محمد علی لین گوئن روڈ، لکھنؤ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## مناجات ہاتھ

یہ مناجات جو میں ہدیہ ناظرین کرتی ہوں، بہت ہی مبارک اور مقبول ہے اس کے روزانہ پڑھنے اور وظیفہ بنالینے سے انسان کی زندگی بہت ہی امن و امان اور راحت و آرام سے گزرتی ہے اور کثرت سے اس کا تجربہ ہوا کہ کسی خطرہ یا کسی مصیبت کے وقت خواہ زمینی ہو یا آسمانی اس کو پڑھتے ہی پڑھتے ختم بھی نہیں ہو پاتی کہ وہ خطرہ اور

مصیبت دور ہو جاتی ہے۔ مبارک اور مقبول کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ننانوے اسمائے گرامی کو اس ترتیب سے اس مناجات میں لایا گیا ہے کہ اسم شریف میں جو صفت ہے اسی صفت کے مطابق دعا کی گئی ہے۔ پڑھنے والے خود اس کا مشاہدہ کریں گے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، مثال کے طور پر چند شعر لکھتی ہوں ملاحظہ فرمائیے:

یا مالک اپنی خاص رحمت سے

دین و دنیا میں جاہ و ثروت دے

کر عطا یا سلام یا شافی

صحت و تندرستی کافی

یا الہی بہ شانِ کفّاحی  
 کھول دے غیب سے درِ روزی  
 سخت ہے یا حسیب روزِ حساب  
 بخش دے مجھ کو بے حساب کتاب  
 کر عطا یا جلیل جاہ و جلال  
 اپنی رحمت سے کر دے مالا مال  
 اے مقدم مجھے مقدم کر  
 اپنی درگاہ میں معظم کر  
 یا مؤخر رہوں نہ میں پیچھے  
 مور و لطف سب سے ہوں پہلے

عمل ناصواب کا میرے  
 منتقم مجھ سے انتقام نہ لے  
 یہ مناجات افسوس ہے کہ عرصہ دراز سے بالکل  
 غائب ہو چکی ہے۔ میرے بچپن میں اس کے بعض  
 نسخے تھے، لیکن اب وہ بالکل ضائع ہو گئے کہیں  
 ڈھونڈے نہیں ملتے۔

مجھے یہ مناجات زبانی یاد تھی خیال ہوا کہ  
 زندگی کا کوئی اعتبار نہیں، لاؤ اس کو سپردِ قلم کر کے  
 ہدیہ ناظرین کر دوں تاکہ اس سے میرے تمام  
 مسلمان بھائی بہن فائدہ اٹھائیں۔ جن کو دعا کرنا  
 نہیں آتی وہ اس مناجات کے ذریعہ اللہ پاک سے

التجا کر کے دنیا و آخرت کی بھلائیوں اور نعمتوں سے  
اپنا دامن مقصود بھر لیں۔

گزارش ہے کہ جو مسلمان بھائی یا بہن اس  
مناجات کو پڑھیں وہ اپنی دعاؤں میں مجھے بھی  
فراموش نہ کریں۔

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

محتاج دعا

امۃ اللہ تسنیم

دارہ شاہ علم اللہ، رائے بریلی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مرے معبود اے مرے اللہ

اے مرے بے نیاز شاہنشاہ

جملہ عالم کا کار ساز ہے تو

خلق پرور جہاں نواز ہے تو

لطف ہر نیک و بند پہ عام ترا

أرحم الراحمین ہے نام ترا



رحم کن بر من و غربی من  
 دستِ دہ بہر دستگیری من  
 کوئی میرا نہیں سوا تیرے  
 میرے فریاد رس مری سن لے

نفس و شیطان کے ہاتھ سے ہوں ذلیل  
 مخلصی کی نہیں ہے کوئی سبیل

نہ عبادت ہی ہے نہ طاعت آہ  
 ہے فقط تیری رحمتوں پہ نگاہ  
 کر مری جملہ مشکلیں آساں  
 اپنے فضل و کرم سے یارِ خُماں

مرے اعمال پر نہ کر تو نظر  
 یارِ حیم اپنا رحم کر مجھ پر

یا مالک اپنی خاص رحمت سے  
دین و دنیا میں جاہ و ثروت دے  
آبِ رحمت سے زنگِ دل کو دھو  
مرے قُدوس، پاک کر مجھ کو

کر عطا یا سلام یا شافی  
صحت و تندرستی کافی

تو ہی مومن ہے، ہے مرا ایماں

کیوں نہ میں چاہوں تجھ سے اُن لاماں

الاماں    الامان    یا    حَتَّان

الاماں    الامان    یا    مَتَّان

الاماں    الامان    یا    وَتَّان

الاماں    الامان    یا    سُجَّان

شرِّ شیطان و ظلمِ سلطان سے  
فتنہ دہرِ جورِ اخواں سے  
اپنے امن و اماں میں دائم رکھ  
عزت و آبرو سے قائم رکھ

یا مُہِیْمِنُ بِہِ لَطِیفِ یَزِدَانِی  
سبِ بِلَاؤِں سے کر نگہبانی

عزت و آبرو میں فرق نہ آئے  
یا عزیز، ہر اک بلا ٹل جائے  
در پئے آبرو ہو گو عالم  
جب کہ ہے تو عزیز پھر کیا غم

جس کو بخشے تو عزت و حرمت  
کون ہے جو کہ دے سکے ذلت

اے زبردست غالب و کبار  
 میرے بگڑے ہوئے بناوے کار  
 اے خدائے بزرگ جلّ علی  
 متکبر و اکبر و اعلیٰ

کبر زیبا ہے تجھ کو اے خالق  
 کبر یائی کے ہے تو ہی لائق

کون ہے بادشاہِ کن فیکوں  
 کس نے دکھلائے رنگِ گونا گوں  
 تو ہی خالق ہے کون تیرے سوا  
 صانعِ جن و انس ارض و سما

تیرے ہی حکم سے ہوئی ہر شے  
 تو ہی باری تو ہی مُصَوِّر ہے



تو نے پیدا کئے ہیں جنت و نار  
 تو ہی غفار ہے تو ہی قہار  
 قہر تیرا غضب ہے بارِ خدا  
 اپنے قہر و غضب سے مجھ کو بچا

یا الہی میں وہ ہوں بد کردار  
 کہ میرے نام سے ہے نار کو عار

غرقِ بحرِ گناہ ہوں سرتاپا  
 شرم سے منہ اٹھا نہیں سکتا  
 مغفرت کی کوئی امید نہیں  
 تیری رحمت سے پرِ بعید نہیں

تو اگر بخش دے تو دور نہیں  
 کیا تو غفار اے غفور نہیں

بندگی کی تجھے غرض کیا ہے  
 تو تو وہاب ہے عیوض کیا ہے  
 گبر و مومن مجوسی و ترسا  
 تیرے خوانِ کرم سے زلّہ رُبا

تو ہی رُزاق انس و جان کا ہے  
 تو ہی روزی رساں جہان کا ہے

یا الہی بہ شانِ فتّاحی  
 کھول دے غیب سے درِ روزی  
 کر مجھے غیر کا نہ دست نگر  
 اپنی قدرت سے کر دے صاحبِ زر

کوئی میرا نہیں علیم ہے تو  
 تو ہی دے گا مجھے کریم ہے تو

منعمی واہب العطیاتی

حافظی دافع البلیاتی

تیرے قبضہ میں انتظام جہان

قابض و باسط ہے تیری شان

تو شہنشاہ قاہر و عادل

حافظ و رافع و معزز و مدلل

جس کو چاہے تو سر بلند کرے  
 اور جسے چاہے مستمند کرے  
 بے نواؤں کو کر دے دم میں شاہ  
 بادشاہوں کو کر دے پل میں تباہ

نہ کوئی تیرا روکنے والا

نہ کوئی تجھ کو ٹوکنے والا

تابعِ امر تیرے کون و مکان  
 احکم الحاکمیں ہے تیری شان  
 اے خداوند، تو سمیع و بصیر  
 حکم و عدل اور لطیف و خبیر

تو ہی پنہاں و آشکارا ہے  
 تیری ہی ذات کا سہارا ہے

یا حَلِیم اپنے حِلْم کے صدقے  
 عزت و آبرو مری رکھ لے  
 دین و دنیا میں کر نہ خوار و ذلیل  
 اے عظیم اے مرے نصیر و کفیل

گرچہ ہوں یا غفور قابلِ نار  
 اپنی رحمت سے کر دے بیڑا پار



تیری رحمت کا گل جہاں مُشکور  
 عام ہے لطف تیرا ربّ شکور  
 تیری جانب سے رحمت و نعمت  
 دم بدم ہر زمان و ہر ساعت

کس زباں سے کروں میں شکر ادا  
 تیرے انعام و لطف بے حد کا

تو نے مجھ کو کیا بنی آدم  
 اَشْرَفُ الْخَلْقِ الْاَكْرَمُ الْعَالَمِ  
 نوعِ انساں میں بھی کیا ممتاز  
 کہ کیا اُمّتِ رسولِ حجاز

دین و ایمان و علم و فہم دیا  
 رزق روزی سے بہرہ مند کیا

تھی جو کچھ دل کی آرزو بخشی  
 ہم نشینوں میں آبرو بخشی  
 اے مرے کردگار تیرا شکر  
 میرے پروردگار تیرا شکر

شکر تیرے نعم کا یا منان  
 ایک شمسہ ادا ہو کیا امکان

تیرا رتبہ خرد سے بالا ہے  
 تو کبیر و علی و اعلیٰ ہے  
 یا علیٰ اپنی برتری کے طفیل  
 یا کبیر اپنی مہتری کے طفیل

میرا عالم میں بول بالا کر  
 میرا رتبہ جہاں سے اعلیٰ کر

سب حوادث سے یا حَفِیظ بچا  
 تو ہی حافظ ہے یا حَفِیظ مرا  
 زار ہوں یا مُقِیّت قوت دے  
 روح کو زور، تن کو طاقت دے

سخت ہے یا حَسِیب روزِ حساب  
 بخش دے مجھ کو بے حساب و کتاب

کر عطا یا جلیل جاہ و جلال  
 اپنی رحمت سے کر دے مالا مال  
 یا کریم اے رقیب اے دیاں  
 یا مجیب الدعاء مضطر اں

شر اعدا سے بے خطر کر دے  
 جملہ آفات سے نڈر کر دے

واسِعَا دے خوشی و خوشحالی  
 وسعتِ رزق فارغ البالی  
 علم دے یا حکیم حکمت دے  
 عشق دے یا وُدود اُلفت دے

دوستی اپنی کر عطا مجھ کو  
 اپنا کر لے تو اے خدا مجھ کو

دے مجھے یا مجیدِ مَجْد و عَلٰی  
 ہمسروں میں بلند کر رتبہ  
 روز باعثِ نشور یا باعثِ  
 بہتری کامرے اٹھا باعثِ

دار دنیا سے یا شہیدِ سفر  
 ہو مرا کلمہ شہادت پر



حق حقیقت میں ہے تو ہی الحق  
 سب سے بے لاگ قادر مطلق  
 حامی و والی و کفیل ہے تو  
 میرے ہر امر کا وکیل ہے تو

تجھ کو میں سونپتا ہوں اپنے کار  
 توجو چاہے کرے تو ہے مختار

تو قوی اُمتین میں بے بس  
 تو ولی و قدیر میں بے بس  
 کب ترا وصف ہو بشر سے ادا  
 حق ہے تو ہی حمید ہے اپنا

تیرے وصف و ثنا میں یا مَحْضٰی  
 خود نبی کہہ گئے ہیں لا اَحْصٰی

ہج کو ہست بود کو نا بود  
 نیست کو پھر کرے گا تو موجود  
 ہے تری ہی شان یا مُبَدی  
 تو مُحیٰ اے مُمیت اے مُبَدی

میں نہیں طول عمر کا خواہاں  
 نہ میں خوفِ مرگ سے ترساں

مرگ کا غم نہ زندگی کی خوشی  
 یا الہی تیری خوشی کی خوشی  
 زندگی دے جو ہو حیات میں خیر  
 موت دے ہو اگر ممات میں خیر

ہے وہ تو ہی کہ جو نہ ہو مُعَدِّم  
 تو ہی حَیّ ہے اور تو ہی قَیُّوم

ذات تیری غنی ہے یا وَاٰجِدِ  
 تجھ کو زیبا ہے مَجْدِ یا مَاجِدِ  
 ایک ہے تو اَحَدِ ہے تیرا نام  
 تو ہی واحد ہے اے خدائے اَنَامِ

تو نے پیدا کئے زمان و زمیں  
 کوئی ساتھی کوئی شریک نہیں

اے صمد سب سے بے نیاز ہے تو  
 صَادِقُ الْقَوْلِ پاک باز ہے تو  
 تو ہی یارب ہے صاحبِ قُدْرَت  
 قَادِرٍ و مُقْتَدِرٍ ہے ذوالقُوَّت

تو ہی اَوَّل ہے اور تو ہی آخِر  
 تو ہی باطن ہے اور تو ہی ظاہر

پاک کر میرا باطن و ظاہر  
 آخرت کر بخیر یا آخر  
 اے مقدم مجھے مُقَدَّم کر  
 اپنی درگاہ میں معظَّم کر

یا مؤخر رہوں نہ میں پیچھے  
 مور و لطف سب سے ہوں پہلے

والی و کارساز ہے تو میرا  
 متعالیٰ ہے آسرا تیرا  
 اے نکو کار برّ اے تو اب  
 بخش توفیق توبہ مجھ کو شتاب

عملِ ناصواب کا میرے  
 منتقم مجھ سے انتقام نہ لے



تو عَفُوٌّ ہے اور میں خَاطِی  
 تو رَوْفِ اے رحیم میں عَاصِی  
 میں گہنگار فاجر و بدکار  
 تو غَفُور اور سائر و سَتَّار

عَالِمِ وَعَافِرِ الذَّنُوبِ تو ہی  
 سائرِ وَعَالِمِ الغِیُوبِ تو ہی

در گزر کر مری خطاؤں سے  
 ڈھانپ لے ڈھانپ لے عیوب مرے  
 مالک الملک ہے تو اے سرور  
 در ترا چھوڑ کر میں جاؤں کدھر

کون تیرے سوا ہے ذوالِ نعام  
 اے مزے ذوالجلال والاکرام

ہے تو لاریب مُقْصِطٌ وَمُنْصِفٌ  
 پرہوں میں عدل سے بہت خائف  
 روبرو تیرے عدل کے شاہا  
 غیر ممکن ہے اپنا چھٹکارا

اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ بِرَحْمَتِ خَویْشِ  
 اَكْرَمُ الْاَكْرَمِیْنَ بِعِزَّتِ خَویْشِ

رحم کن رحم یا غفور الرحیم  
 کرم کن بحال زارِ سقیم  
 جمع کر میرے دل کو یا جامع  
 فکر روزی سے ہو مرا مانع

یا غنی تو غنی ہے اور معطی  
 جس کو چاہے تو کر دے دم میں غنی

تجھ کو کس بات کی ہے شاہا کمی  
 کر غنی مجھ کو بھی تو یا مُغنی  
 دین و دنیا کی کچھ رہے نہ ہوس  
 اتنا دے اتنا دے کہ کہہ دوں بس

لاکھ دشمن ہوں مجھ کو کیا خطرہ  
 لاکھ ہو دوست مجھ کو کیا پرواہ

خالقِ خیر و شر ہے تو یارب  
 دوست دشمن برائے نام ہیں سب  
 ضرر و نفع کا ہے تو خلاق  
 زہر کیا چیز مال کیا تریاق

تیرے قبضہ میں نفع اور نقصان  
 ضار نافع ہے تیری شان

ظلمتِ جہل سے چھڑا یا نور  
 نورِ عرفاں سے دل کو کر پُر نور  
 ہرچہ غیر از توزاں نفورم کن  
 پائے تا فرق غرقِ نورم کن

راہ دکھلا مجھے شریعت کی  
 تو ہی ہادی مرا ہے یا ہادی

ملک لاہوت کی دکھا دے سیر  
 یابدیع العجائب بالخیر  
 مجھ پہ کر ایسا لطف یا باقی  
 کہ جہاں میں رہے سدا باقی

تو ہی وارث مرا ہے یا وارث  
 کون تیرے سوا مرا وارث



مال و اولاد سے تو رکھ خُرسند  
 خلف الصدق دے سعادت مند  
 یارشید اے جہان کے مُرشد  
 اے مرے رہنما مرے مُرشد

راہ وحدت کی رہنمائی کر  
 منزلِ عشق تک رسائی کر

اپنا دے عشق اپنا رکھ مشتاق  
 دے مجھے لذتِ وصال و فراق  
 اپنا دے ذوق و شوق یا اللہ  
 رہوں تیری ہی دُھن میں شام و پگاہ

اپنا غم دے غمِ محبت دے  
 عشق دے عشق کی حلاوت دے

سوز دل میں جگر میں درد رہے  
ہر گھڑی لب پہ آہ سرد رہے  
جان جائے نہ جائے تیری یاد  
موت آئے نہ آئے غیر کی یاد

کر عطا صبر یا صبور اس پر  
ان بلاؤں سے تانا نہ ہوں مضطر

خوش رہوں عشق کی بلاؤں پر  
رہوں شاکر تری رضاؤں پر  
شاکروں میں اٹھا بروزِ جزا  
صابروں میں شمار کر میرا

جس بلا سے کہ ناصبور رہوں  
یا الہی میں اس سے دور رہوں

غم دنیا نہ پاس آچھٹکے  
خوش و خرم جیوں میں بے کھٹکے  
جیتے جی تیرے غم میں شاد رہوں  
جب یہاں سے چلوں تو شاد رہوں

آؤں خوش خوش تری جناب میں میں  
رہوں یارب نہ پیچ و تاب میں میں

یا مجیب الدعا طفیلِ رسول  
 ہو مناجات ہاتھی مقبول



# مناجاتِ تسنیم

امۃ اللہِ تسنیم

کب سے کھڑی ہوں یارب امید کے سہارے  
یہ دن نہ جانے میں نے کس طرح سے گزارے

بے چین و مضطرب دل جا کر کسے پکارے  
وہ کون ہے جو حالت بگڑی ہوئی سنوارے

ہے باب یہ کرم کا خالی نہ پھیر یارب  
دینا اگر تجھے ہے پھر کیوں ہے دیر یارب



کنجِ قفس سے بدتر اپنا ہے آشیانہ  
اس قید بیکیسی میں گزرا ہے اک زمانہ

مغموم دل پہ یارب لازم ہے رحم کھانا  
کرتی ہوں میں شکایت تجھ سے یہ عاجزانہ

بارِ اَلْم ہے دل پر، طاقت نہیں ہے دل میں  
کیوں کر ہو صبر مجھ کو ہمت نہیں ہے، دل میں

فکروں سے تنگ آ کر آئی ہوں تیرے در پر  
اللہ رحم کر اب سن لے دعائے مضطر

کب تک پڑی رہوں گی کچھ حد بھی ہے مقرر  
یا یوں ہی لوٹ جاؤں بابِ کرم پہ آ کر

ہے تو کریم ایسا دیتا ہے خود بلا کر  
مجھ کو بھی کر نہ محروم اپنا یہ در دکھا کر

محروم رہ نہ جاؤں دستِ دعا اٹھا کر  
مشکل نہیں تجھے کچھ، جو چاہے تو عطا کر

اے رحمتِ دو عالم<sup>(۱)</sup> وعدہ تو اب وفا کر  
مانگا ہے میں نے تجھ سے کس طرح گڑ گڑا کر

کب سے لیے کھڑی ہوں میں کاسہ گدائی  
اب تک ملا نہ مجھ کو اور شام ہونے آئی

(۱) وعدہ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ  
دوسرا وعدہ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

دولت کی کیا کمی ہے معمور ہے خزانہ

بھر دے ہمارا دامن ہے عرض عاجزانہ

گزرے خوشی میں ساعت اور عیش میں زمانہ

کہتی ہوں تجھ سے رو کر اے نگہ شہانہ

دنیا و دیں کی حاصل ہو جائے اب امارت

جتنی بھی خوبیاں ہیں کر ہم کو سب عنایت

اللہ تیرے در پہ یہ سر جھکا ہوا ہے

اور ہاتھ آسماں کی جانب اٹھا ہوا ہے

نظریں جھکی ہوئی ہیں اور دل بھرا ہوا ہے

خاموش کیوں ہے رحمتِ در تو کھلا ہوا ہے

ہے عام تیری بخشش بھر بھر کے دے رہا ہے

ہر فرد اپنا دامن پھیلا کے لے رہا ہے

ہم منتظر ہیں کب سے ابر کرم نہ آیا

ہاں مدتوں سے دل پراک رنج سا ہے چھایا

جب انتہا سے زائد بیکل ہوئی خدایا

اس درد سے پکارا آخر کہ دل بھر آیا

ہوتا ب ضبط کیوں کر اور انتظار کب تک

یہ ناتوان دل ہے صبر و قرار کب تک

خوش قسمتی کا باعث تکلیف کو بنا دے  
 تسنیم کو الہی دونوں جگہ جزا دے  
 تقدیر کو جگا دے تدبیر کو ہنسا دے  
 ذرّہ کو اب تو یارب رشکِ قمر بنا دے  
 بندہ نواز میری منت کی لاج رکھ لے  
 میری نہیں تو اپنی رحمت کی لاج رکھ لے

# بابِ کرم

مختلف مناجاتوں کا مجموعہ

از: امۃ اللہ تسنیمؒ

قیمت: ۲ روپے

دیارِ حبیب

امۃ اللہ تسنیمؒ

ناشر

مکتبہ اسلام ۱۴۲/۵۴ محمد علی لین گورن روڈ لکھنؤ